جلد ۲۲ | مورخہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۰ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹۵

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کامیابی کے جھوٹے دعوے

احراریوں کا ایک خفیہ سرکلر

احراری حصول زر کے لئے ظاہری طور پر جس رنگ اور جس طریق سے جد وجہد کرتے رہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اخبارات۔ اور تقریروں میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی کامیابی دکھانے کے لئے ہر قسم کے جھوٹ تراشے جاتے ہیں۔ لیکن جب ہم نہ صرف ان کی تردید کرتے۔ بلکہ اس بارے میں چیلنج دیتے ہیں۔ تو پھر کچھ جواب نہیں دے سکتے۔ چونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ جن لوگوں کو وہ اپنے دھوکہ اور فریب کا شکار بنا کر لوٹنا چاہتے ہیں۔ ان سب تک ہماری آواز نہیں پہونچ سکتی۔ اور اگر پہونچ بھی جائے۔ تو دشمنی اور عداوت کی پٹی ان کی آنکھوں پر اس زور سے بندھی ہوئی ہے۔ کہ وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے نت نئی غلط بیانیاں کرتے۔ اور اپنی کامیابی کی ڈینگیں مارتے رہتے ہیں۔

یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ آجکل ہر جگہ احمدیوں پر احراریوں کا ظلم وستم انتہاء کو پہنچ گیا ہے اور احمدی اس وقت بے حد مشکلات۔ اور تکالیف میں مبتلا ہیں۔ لیکن اس وجہ سے کسی احمدی کے پائے استقلال میں بال بھر بھی لغزش آئی ہو۔ یہ قطعاً جھوٹ ہے لغزش آنا تو الگ رہا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر احمدی میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہر مخلص احمدی خدا تعالےٰ کی راہ میں مصائب اٹھانے اور تکالیف برداشت کرنے میں خاص لطف محسوس کر رہا ہے۔

غرض جہاں احراریوں کے مظالم اور شدائد بڑھ رہے ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ جانی اور مالی قربانیوں میں آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ اور حق پسند طبائع۔ اور راستی کو محبوب رکھنے والے لوگوں کے لئے من جملہ ان دلائل و براہین کے جن کی طرف سے وہ پہلے غافل تھے۔ مگر اب احراریوں کے شور وشر نے ان کو بیدار کر دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی یہ بھی بہت بڑی دلیل ثابت ہو رہی ہے۔ کہ آپ نے اپنے دامن سے وابستہ ہونے والوں میں ایسی ایمانی حلاوت اور سرور پیدا کر دیا ہے۔ کہ جس میں بڑی سے بڑی تکالیف بھی نہ صرف کمی نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اضافہ کا موجب

ہو رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس وقت جبکہ احراری سمجھ رہے ہیں۔ کہ وہ احمدیت کے خلاف ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اور احمدیوں پر مظالم کو انہوں نے انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت بذریعہ خطوط یا دستی کی جا رہی ہے اور ہر روز بیعت کرنے والوں کی فہرستیں اسم وار "الفضل" میں درج ہوتی رہتی ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے۔ لیکن صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اس صریح غلط بیانی کے مرتکب ہو چکے ہیں کہ جب سے احراریوں نے قادیان میں اڈا جمایا ہے۔ کوئی ایک شخص بھی احمدیت میں داخل نہیں ہوا اور احراری اخبارات آئے دن عوام کو دھوکہ دینے کے لئے فسخ بیعت کی ایسی فہرستیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ جن کا جعلی ہونا کئی بار واضح کیا جا چکا ہے۔ پھر احراری لیکچرار ہر اس موقعہ پر جبکہ چندہ کی تحریک کرتے ہیں۔ اپنی کامیابی کی جھوٹی داستانیں بیان کرتے رہتے ہیں۔

یہ سب کچھ محض اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ عوام کو اپنے بے بنیاد کارناموں کے فریب میں مبتلا کر کے ان سے روپیہ وصول کریں۔ یہ تو حصول زر کے لئے احراریوں کی ظاہری جدوجہد ہے۔ اس کے علاوہ خفیہ طور پر جس رنگ میں اپنے ہاتھ رنگنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اس کا پتہ اس خفیہ سرکلر سے لگ سکتا ہے۔ جو حال میں انہوں نے تیار کر کے خاص خاص لوگوں کو بھیجا۔ اور جو حسب ذیل ہے۔

مکرمی ومحترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے احرار تبلیغ کانفرنس لدھیانہ میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی تھی جس کے لئے مجلس آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ آپ کی ذات گرامی سے امید تھی کہ آپ فراہمی سرمایہ کے لئے جو ہر تحریک کی جان ہے۔ زیادہ توجہ فرمائیں گے۔ لیکن اب تک ہماری امیدیں جو آپ سے وابستہ تھیں کما حقہ پوری نہیں ہوئیں۔

مرزا بشیر محمود اور ان کی جماعت نے ملک میں فتنہ برپا کرنے کے لئے گیارہ لاکھ کا بجٹ منظور کیا ہے۔ ہم اس سے ذرہ بھر خائف نہیں ہیں۔ اگر آپ جیسے مخلص حضرات اللہ کا نام لے کر پوری تندہی سے سرمایہ کی فراہمی کی طرف لگ جائیں۔ اور اپنے علاقہ کے درد دل رکھنے والے مسلمانوں کو مجلس احرار کی امداد کے لئے تیار کر لیں۔ تو انشاء اللہ تین برس کے اندر اندر آپ ہمارے کام کے متعلق بڑی خوشخبری سنیں گے۔

اب دوسری تبلیغ کانفرنس قادیان کی تیاریاں سرگرمی کے ساتھ ہو رہی ہیں جس میں کم از کم دو لاکھ فرزندان توحید کے اجتماع کی توقع ہے۔ ان حالات میں مجلس احرار کی مشکلات کا اندازہ اب خود فرما سکتے ہیں۔ جب تک اکابرین ملت ہماری پوری پوری مدد نہ فرمائینگے۔ یہ عظیم الشان کانفرنس کس طرح سرانجام پا سکیگی۔

اس لئے میری آپ سے بہ درد مندانہ التجا ہے۔ کہ آپ مجلس احرار کو مالی امداد پہنچانے میں ہر وقت کوشش فرمائیں۔

اس دفعہ ہمیں اتنے بڑے اجتماع کی توقع ہے۔ کہ شائد کانگرس کے سالانہ موقعہ پر اتنا اجتماع کبھی نہ ہوا ہوگا۔ امید ہے کہ آپ اللہ کے بھروسے پر تین ماہ کے لئے مجلس احرار کے لئے آنریری مبلغ کی حیثیت سے کام کریں گے۔ اور دفتر کو اپنی سرگرمیوں سے پوری طرح مطلع کرتے رہیں گے۔

براہِ کرم ہمارے اس نیاز نامہ کا جواب جلدی تحریر فرمائیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ ہماری اپیل کا کیا اثر ہوا ہے۔

(چودہری) افضل حق ایم۔ ایل۔ سی
نائب صدر مجلس احرار اسلام ہند۔ لاہور

اس سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ احراریوں کو ہر قسم کے دھوکہ و فریب سے کام لینے کے باوجود چندہ حسب خواہش نہیں مل رہا۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اب آئندہ کے جھوٹے وعدوں کے سبز باغ دکھائے جا رہے ہیں۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آج تک احراریوں کو اپنے مذموم مقصد میں سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا۔

درخواستِ دُعا

صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب بن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے اس سال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ نیز دوسرے امتحان دینے والوں کے لئے بھی۔

اخبار احمدیہ

سلور جوبلی میڈل

صوبیدار میجر آنریری لفٹننٹ نذر حسین صاحب کو خواجہ نظام الدین صاحب ہیڈ بیکر سپلائی ڈیپو انبالہ چھاؤنی کو اور خان بہادر سید محمد حسین شاہ صاحب احمدی ڈاکٹر انڈین ملٹری ہسپتال ملتان چھاؤنی کو بھی حسن خدمات کے صلہ میں سلور جوبلی میڈل ملے ہیں۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) مستری حسن دین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بھچاں کلاں ضلع جہلم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ اور تبلیغ کا کام دیوانہ وار کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

(۲) جناب ملک شاہ جی صاحب کے بیٹے فضل اکبر صاحب تپ محرقہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار سید علی شاہ (۳) مجھے درد گردہ کے سبب سخت تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار بشیر احمد پارسل کلرک لاہور

(۴) میرا بچہ عزیز رفیق احمد بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبید اللہ کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور

اعلاناتِ نکاح

(۱) چودہری محمد حیات خان صاحب گورنمنٹ پنشنر و میونسپل کمشنر حافظ آباد کے صاحبزادہ چودہری ہارون رشید حیات خاں کا نکاح ۳۰ مارچ کو سردار بیگم صاحبہ دختر چودہری جہان خان صاحب رئیس مانگٹ سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر پر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (۲) ۴ مئی جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سرحد نے مسجد احمدیہ پشاور میں محمد رستم خان احمدی پسر جمعدار زلاور خانصاحب خٹک ساکن جلوزی ضلع پشاور کا نکاح بعوض ہزار روپیہ مہر بی بی صالحہ بنت مولوی محمد ایاس خان صاحب احمدی مقیم مستونگ بلوچستان سے پڑھایا۔ خدا تعالیٰ فریقین کے لئے بابرکت کرے۔

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ بعمر ۷۵ سال فوت ہو گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام حسین لدھیانوی از نئی دہلی (۲) دوست محمد صاحب ٹیلر ماسٹر جو نہایت مخلص احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابیوں میں سے تھے اچانک دل کی حرکت بند ہو جانے سے نیروبی (افریقہ) میں وفات پا گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار نظام الدین ٹیلر ماسٹر قادیان (۳) میری والدہ صاحبہ ۲۲ اپریل کو وفات پا گئیں ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار جان محمد قادیان (۴) میری لڑکی غلام فاطمہ کچھ دن بیمار رہ کر قضائے الٰہی سے رحلت کر گئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار فتح محمد چک ۱۲۵ ریاست بہاولپور (۵) ڈاکٹر

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۸ جون ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے احباب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

1 Sister Ethel S Keyles 5008 Foristrille Avenue Chicago Illinois U.S.A
2 David Washington 3011 Calbraltorl " " "
3 Alice Kato. 3301 Venow Avenue " " "
4 Evelina Washington 3011 Calumet Ave " "
5 Andrew Wallace. 3600 Vernow Ave " "
6 William Jones. 25 Fear Emory St. Dayton Ohio "
7 James Nichols Conroe Texas "
8 Mss Marium Berry 642 Wade St. Cincinnate Ohio "
9 Mrs Elmer Jemison 521 Laurel St. " " "

ڈیرہ دون میں مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تقریر

ڈیرہ دون ۱۵ جون۔ آج رات کے دس بجے مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ڈیرہ دون میں ایک اور نہایت دلچسپ تقریر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی۔ اور بتایا۔ کہ چونکہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کا کام اور رویہ سابقہ انبیاء کے مخالفین سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور ہم سچے نبیوں کی طرح بدظنی اور ظلم کا نشانہ بنائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہے کہ ہم حق پر ہیں۔ ازاں بعد ان اعتراضات کا جواب دیا۔ جو جماعت احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ پر مخالفین کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ ایک غیر احمدی نے درمیان تقریر میں بول کر بدنظمی پھیلانی چاہی۔ او وہ آخر اپنے ۱۵-۲۰ ہم نواؤں کو لے کر جلسہ سے چلا گیا۔ اور سب لوگ آخر تک تقریر سنتے رہے۔ نامہ نگار

سیرۃ النبیؐ کا جلسہ

۱۴ جون بوقت ۹ بجے شام محلہ اسلام آباد شہر سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح پاک بیان کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں شیخ عطاء اللہ صاحب پلیڈر اور مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے لیکچر دیئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی لیکن احراری تلاوت کے شروع ہوتے ہی شور ڈالنے لگ گئے۔ بعض سیٹیاں بجاتے اور بعض عجیب عجیب طریق سے نعرے لگاتے۔ پھر انہوں نے کنستر اور ڈھول بجانے شروع کر دیئے۔ بعض مسلمان شرفاء انہیں منع کرتے تھے۔ لیکن وہ اپنے اس رویہ سے باز نہیں آتے تھے۔ یہاں تک کہ جلسہ کے اختتام تک وہ اسی کارروائی میں مصروف رہے۔ سنجیدہ طبقہ نے اس بات کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ کہ یہ وہ احرار ہیں۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نامہ نگار

واقعاتِ عالم پر نظر

انگلستان اور جرمنی - جاپان اور چین

یہودی خطرہ احمدی جماعت اور اسکے مخالفین

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

۱

دُنیا میں تغیرات آئے۔ اور سخت آئے۔ ہمارے اس زمانہ میں بادشاہوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے اور یورپ کے ہر تاجدار سر کو پریشانیاں لاحق ہوئیں۔ مگر انگلستان کے ٹیوڈر بادشاہ کا محل ان سیاسی زلازل سے محفوظ رہا۔ جب مزدور حکومت برسرکار ہوئی۔ تو بادشاہت کو خطرہ تھا۔ مگر مزدور وزیر اعظم اور اراکین کابینہ نے بکنگھم پیلس کی تمام رسوم ادا کی ہیں۔ برطانیہ کو بجا طور پر فخر ہے۔ کہ اس کا اساس حکومت ایسی بنیادوں پر ہے۔ کہ حکومت خواہ کسی سیاسی گروہ کے سپرد ہو۔ مگر شاہ پسندی اور نقطۂ مرکزی ہر قومی اجتماع اور ہر حالت میں محفوظ رہتا ہے۔

مدبرین برطانیہ نے فرانس کے ساتھ اتحاد قائم کیا۔ اور جرمنی سے جنگ کی مگر فرانس و انگلستان کی تاریخی جنگیں گزشتہ رقابتیں اور لاطینی و سیکسنی قوم کی رقابتیں پھر جوش مار آئی ہیں۔ اور انگلستان و جرمنی میں باہمی سمجھوتہ۔ اور اتحاد ہو رہا ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ اس اتحاد و سابقہ دشمن کی طرف صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھانے میں ولی عہد سلطنت برطانیہ نے سبقت کی ہے۔ اور جنگ عظیم کے انگریز تجربہ آزماؤں کا ایک وفد جرمنی جا رہا ہے۔ جسے جرمن گورنمنٹ اپنا مہمان بنائے گی۔ جو پہلے ایک دوسرے کو سنگین بلانے کے لئے بیتاب تھے۔ وہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہونگے۔ حکومت برطانیہ کی اس مصالحانہ روش۔ اور جرمنی سے ۳۵ فیصدی بیڑہ کی نسبت بحری معاہدہ کی گفت و شنید نے فرانس کو ملول کر دیا ہے۔ اور اس گفتگو کے دوران میں جاپان سے تخاطب نے سیاسی معاملات پر تدبر کرنے والوں کو بہت دور کی باتیں سمجھائی ہیں۔ اٹلی کے مسولینی کا خواب اس وقت خواب پریشان بن گیا ہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے ابی سینیا کو بہت سے آتشین مادے بہم پہنچا دیئے ہیں۔ جن سے گیسیں تیار کی جا سکتی ہیں۔ اور جرمنی سائنسدان ابی سینیا کی مدد کر کے اٹلی کی سپاہ پر اپنے تجربات کریں گے۔ ہٹلر ایک طرف تو مسولینی کی فوجی دھمکیوں کا جواب دے رہا ہے۔ اور دوسری طرف برطانیہ سے سیاسی اتحاد کر کے اور یونان میں جرمنی کے دوست شاہ قسطنطین کو پھر تخت پر لا کر بحیرہ روم میں اطالوی رعب کو ذمی کر رہا ہے۔ غرض انگلستان اور جرمنی کے دوستانہ تعلقات نے دُنیا میں سردست امن کی امید پیدا کر دی ہے۔

۲

مشرق بعیدہ کی دو بڑی۔ اور ہم مذہب سلطنتیں جاپان و چین میں چپقلش ہے۔ چین کا ایک گروہ روسی اثرات میں آ چکا ہے دوسرا قوم پرست ہے۔ اور اس کی حکومت کا صدر نانکن ہے۔ روسی اثرات نے شمالی چین میں ان دنوں زور پکڑا ہے۔ اور جاپانی اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی چین کا سمجھدار طبقہ اس سے ہم نوا ہے۔ جاپان اپنے تئیں مشرق بعیدہ میں امن کا ذمہ دار سمجھتا ہے اور جینوا کی لیگ کو یورپ کی طاقتوں کے نمائندہ پادری سے زیادہ وقعت نہیں دیتا۔ جاپانی کہتے ہیں۔ کہ چین اب کوئی سلطنت نہیں۔ طوائف الملوکی کا ہر جگہ دور دورہ ہے جس کے خطرات سے جاپان متاثر ہو گا۔ اس لئے شمالی صوبہ چین جسے ہم چہلی کہتے ہیں جس میں پیکن یا پیپنگ کا شہر سابق صدر مقام سلطنت چین واقع ہے۔ اس پر قبضہ کر لینا چاہتا ہے۔ چین کے بعض مدبر۔ اور رعایا بھی جاپان کے ساتھ ہے۔ آج کا چین سلطنت مغلیہ کے آخری دور کا ہندوستان ہے۔ اور اس میں برطانیہ و فرانس کی تاریخی رقابت جو ایک وقت ہندوستان کے میدانوں سے نکل کر یورپ میں جنگ کا باعث ہوئی تھی۔ اب دیوار چین کے اندر اور متصل جاپان و روس کی رقابت کے رنگ میں تاریخی واقعات کا اعادہ کر رہی ہے۔ جاپان اپنی طاقت۔ دولت۔ تجارت اور نظام کے تفوق کی وجہ سے۔ اور چین کے بعض اندرونی رؤسا کی مدد سے جو چاہتا ہے منواتا ہے۔ لیکن یورپین طاقتیں بھی اپنی نمائندگی کو سفارتوں میں تبدیل کر کے چین میں اپنے دخل کی اہمیت کا اظہار کر رہی ہیں۔ اور نہیں چاہتیں۔ کہ ہر دو ملک متحد ہو جائیں۔

۳

انگلستان۔ اور جرمنی کی گفتگوئے مصالحت نے جہاں رومن کیتھولک چرچ کو اٹلی و فرانس میں حرکت پر آمادہ کیا ہے۔ اور جرمن کی مسیحیت سے بالخصوص روما سے بغاوت پر مظاہرات کئے جا رہے ہیں۔ وہاں اب یہودیوں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کہ جرمنی سے تعلقات مدبرین برطانیہ کو بھی یہودیوں کے خلاف کر دیں گے۔ اس لئے انگلستان میں یہودی مفاد کی حفاظت کے لئے نئی نئی مجالس بنائی جا رہی ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ انگریز قوم کو توفیق بخشے۔ کہ وہ بالفور ڈیکلریشن کی غیر منصفانہ پالیسی سے رجوع کرے۔ اور فلسطین کے مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھے۔ تو پیش آنے والے خطرات سے بچ سکتی ہے۔

۴

سچائی کے مخالفین کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے۔ کہ وہ حق کو چھپاتے۔ اور جھوٹ کو پھیلاتے۔ ناخنوں تک راستی کو دبانے کے لئے زور لگاتے اور آخرش ناکام و نامراد دُنیا سے جاتے ہیں۔ اس وقت احمدیت کے مخالفین کی طرف سے حکومت کو بتایا جا رہا ہے۔ کہ احمدی جماعت کی قادیان میں اپنی حکومت ہے۔ سلسلہ کے مقدس امام اور مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دینا۔ حضور پر جھوٹے الزامات لگانا ان لوگوں کی عادت ہو چکی ہے۔ بدقسمتی سے چند وہ لوگ جن کو زیادہ واقف سمجھا جا سکتا تھا اس رَو میں بہہ گئے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر سر اقبال نے سٹیٹسمین میں لکھا ہے۔ کہ

"احمدی رسول اللہ کے مقابل نبی بناتے ہیں" "احمدیوں کا ختم نبوت پر ایمان نہیں" "وہ بہائیوں کی طرح اسلام سے خارج ہیں" "میں نے ایک احمدی کو رسول اللہ کی شان میں سخت گستاخی کرتے سنا" "احمدیوں کی تشریحات و توضیحات متعلق ختم نبوت چالاکی پر مبنی ہیں" وغیرہ۔

ان کے ایک دوست عین الملک صاحب لکھتے ہیں کہ سر اقبال کا خیال ہے۔

"احمدی وقت گزار رہے ہیں۔ وہ خود جداگانہ نیابت کا مطالبہ کریں گے۔ اور مسلمانوں کی جمعیت کو نقصان پہونچائینگے"۔

"احمدیوں نے پنجاب میں مشہور کر رکھا ہے کہ حکومت تو ہماری ہے۔ اور ہمارے ساتھ ہے"

اللہ تعالےٰ اس جھوٹ کو ظاہر کر دیگا۔ اور دھوکہ خوردہ لوگ ہدایت پائیں گے۔ اور جن بدبختوں نے خدا کے سلسلہ کی ناحق مخالفت کر کے خدا کی مخلوق کو گمراہ اور خدا کی پاک جماعت کو دکھ دیا ہے اس کی سزا پائیں گے۔

کاش یہ لوگ کابل کے انقلابات اور کوئٹہ کے زلزلے سے جس نے پنجاب کے گھر گھر میں ماتم برپا کر دیا ہے۔ فائدہ اٹھاتے۔

یوم التبلیغ کی تعیین

امسال یوم التبلیغ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار ہو گا۔ جبکہ مسلمانوں کو تبلیغ کی جائیگی۔ یہ تاریخ اس لئے مقرر کی گئی ہے۔ کہ اس کے ساتھ کئی ایسی پیشگوئیوں کا تعلق ہے۔ جو مطابق الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پوری ہوئیں۔

مثلاً ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو مولوی سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق الہام ہوا۔ ان شانئک ھو الابتر سو وہ ابتر ہی ثابت ہوا۔ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری بموجب پیشگوئی فوت ہوا ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ چند احباب، چولا باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحقیقات کرنیکے لئے ڈیرہ باوا نانک میں تشریف لے گئے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

گہرستانِ شوکت تھانوی

(از جناب آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء ریلوے اینڈ کامرس ممبر مجلس انتظامیہ ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند)

"میں نے مکرم جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء (اب آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان بیرسٹر ایٹ لاء ریلوے اور کامرس ممبر گورنر جنرل کونسل شملہ) سے اصرار کیا۔ کہ موصوف عزیزی شوکت تھانوی سلمہ کے دیوانِ "گہرستانِ شوکت تھانوی" پر اپنی رائے ظاہر فرمائیں۔ مجھے خوشی اور فخر ہے۔ کہ ممدوح نے باوجود ازحد مصروفیت کے ذرہ نوازی فرمائی اور اپنی رائے لکھکر مجھکو روانہ فرما دی۔ جسے میں اب الفضل کے ذریعہ اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ تاکہ وہ بھی اس سے مستفید ہوں۔ اور ان کو علم ہو۔ کہ ہمارا قابلِ فخر بھائی نہ صرف اعلیٰ درجہ کا مقنن مذہب کی روح سے واقف انسان ہے۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا سخن فہم بھی ہے یہ ظاہر ہے۔ کہ شعر سمجھنا شعر کہنے سے زیادہ مشکل ہے۔ مومن کی اعلیٰ تعریف یہ ہے۔ کہ وہ ہر صنف میں کمال حاصل کرے اس لحاظ سے ہمارے مکرم بھائی خاص طور پر قابلِ تعریف ہیں (محمد عثمان احمدی از لکھنؤ)

جس شخص کو خود شعر کہنے کا ملکہ نہ ہو۔ اس سے شعر پر تنقید کی توقع جائز نہیں ہو سکتی۔ لیکن آپ کا اصرار اب اس حد تک پہونچ چکا ہے۔ کہ بغیر کچھ لکھے چارہ نہیں۔ میری مراد یہ نہیں۔ کہ میں اپنی ذات میں شعر سے لطف حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں پاتا۔ یا شعر سے بہرہ اندوز ہونے سے قاصر ہوں۔ میری دانست میں ایسا انسان شاذ ہی ہوگا۔ جس کی طبیعت پر شعر کا کسی نہ کسی رنگ میں اثر نہ ہو۔ لیکن ہر اثر قابلِ اظہار نہیں ہوتا۔ اور نہ بعض اثرات کے اظہار کی قدرت مجھے حاصل ہے۔ یہ امور دل کی گہرائیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور مجھے اپنے دل کی گہرائیوں کی حقیقی یا مصنوعی تصویر کاغذ پر کھینچنے سے ہمیشہ طبعًا گریز رہا ہے۔

مجھے اکثر ایشیائی شعراء کے کلام کے متعلق یہ شکوہ رہا ہے۔ کہ انکے کلام میں غم و انبساط کے درمیان توازن نہیں پایا جاتا۔ بیشک شعر درد سے پیدا ہوتا ہے لیکن درد اور غم مترادف ہیں اکثر حالات میں درد کا اظہار غم کی صورت میں ہوتا ہے۔ لیکن بعض شعراء کے یہاں اس کی دوسری شکل نظر ہی نہیں آتی۔ اس لحاظ سے شوکت صاحب کے کلام میں ایک خصوصیت نظر آتی ہے جسے میری طبیعت نے بہت ہی پسند کیا وہ فرماتے ہیں ؎

درد تھا دل میں تو دل تھا درد کے باعث عزیز
دل کو رکھکر کیا کریں جب درد کے قابل نہیں
پھر اس درد کا دوام چاہتے ہیں ؎
جان دیدینگے ہم اسے ہمتِ دشوار پسند

مرضِ عشق اگر قابلِ درماں نکلا
اور ساتھ ہی سمجھائے جاتے ہیں ؎
مذاقِ شکوہ اچھا ہے مگر اک شرط ہے اے دل
یہاں جو یاد کر لینا وہاں جا کر بھلا دینا
اور امید کا سہارا لیتے جاتے ہیں ؎
مطلوب کے دل میں بھی طلب تھی مری شوکت
دیکھا اُسے میں نے تو مجھے دیکھ رہا تھا۔
شکوہ بھی جہاں کیا ہے۔ اس میں بھی استغنا پیدا کر دیا ہے ؎
سچ ہے ان کو مجھ کیا اور میرے افسانے سے کیا
کر دیا دیوانہ تو اب کام دیوانے سے کیا
عشق کا عالم جدا ہے حسن کی دُنیا جُدا
مجھ کو آبادی سے کیا اور تم کو ویرانے سے کیا
اور کس سادگی سے اس بارہا تجربہ شدہ کیفیت کو ادا کیا ہے ؎
کچھ یاد ہیں آغازِ محبت کی وہ باتیں
او بھولنے والے یہی پیمانِ وفا تھا؟
لیکن جب حسن و عشق کی یہ تند رادا ہو چکی تو فکرِ شوکت کی پروازِ مجاز سے حقیقت کی طرف شروع ہوئی اور یہ کہنے پر مجبور ہوئے ؎
آخر دورِ عمر میں جا کے یہ کیفیت کھلی
نقشِ وفا تھا مستقل نقشِ جفا بر آب تھا
جب یہ حقیقت آشکار ہو گئی۔ تو باقی مراحل تو آسان ہی تھے ؎
فنا اک دوسرا رُخ تھا مری تصویر ہستی کا
کھلی جب آنکھ تو سمجھا کہ یہ خواب گراں کیا تھا
اسی غزل کا مطلع ہے ؎
میں سمجھا قربِ جاناں میں کہ پردہ درمیاں کیا تھا

مرے ذوقِ نظر کی ایک حد تھی آسماں کیا تھا
لیکن جب بھی کوئی اس حد تک پہونچا۔ دنیا کے اور اس کے درمیان ایک کشمکش شروع ہو گئی۔ جسے اس نے عزت سمجھا۔ دُنیا اُسے ذلت سمجھنے لگی۔ اور دُنیا کی عزتیں اس کی نظر میں ہیچ ہو گئیں۔ اور ساتھ ہی ایک نیا عرفان اس کے اندر پیدا ہو گیا ؎
دل نے حسبِ اقتضائے شوق ساماں کر دیا
جہل کو عرفاں کیا۔ عرفاں کو ایماں کر دیا
بس اس سے ہر چیز کی قدر و قیمت کا اندازہ بدل گیا۔ اور یہ احساس ہوا۔ کہ ؎
بظاہر عشق کی ذلت اب اندازے سے باہر ہے
مگر یہ عشق اک دن کارفرمائے جہاں ہوگا۔
اور دُنیا کو پیغام دینے لگے ؎
موجود ابھی تک ہے وہ جلوۂ جانانہ
پیدا تو کرے کوئی اوصافِ کلیمانہ
گو شاید شوکت صاحب کو ابھی تجربہ نہیں کہ دُنیا ایسا پیغام دینے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا کرتی ہے۔ لیکن گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ ان لوگوں کی حالت کا نقشہ تو خود شوکت صاحب نے کھینچدیا ہے ؎
اس سر کو ذوقِ نشۂ عرفاں سے کیا غرض
جو سر بنا ہو جُبّہ و دستار کے لئے
اور اگر حاسدوں اور شریروں کا فتنہ حد سے گذر جائے تو ؎
بجلی نہ گر کے پھونکدے اسکو تو کیا کرے
وُہ آشیاں جو ننگ ہو گلزار کے لئے
لیکن شوکت صاحب کو ادھر متوجہ ہونیکی ضرورت نہیں۔ ان کی تو یہ کیفیت ہے کہ ؎
نظر مآلِ محبت پہ ہم نہیں رکھتے
امید و شوق کی دنیا بسائے جاتے ہیں
اور آخر محسوس کرتے ہیں ؎
بہت نزدیک ہے وُہ مجھ سے لیکن
مری دیوارِ ہستی درمیاں ہے۔
اور جب شوق کی تیزی حد کو پہونچ جاتی ہے۔ اور تجلی کو قریب کھینچ لاتی ہے۔ تو چلا اٹھتے ہیں ؎
جلوہ بقدرِ ذوق ہو اے برقِ حسنِ دوست
موسیٰ کا ہمخیال ہوں موسیٰ نہیں ہُوں میں
لیکن "تا مرضِ عشق قابلِ درماں ثابت نہو" ؎
ہوا نظارہ لیکن یوں کہ نظارہ بھی مشکل تھا۔
جہاں تک کام کرتی تھیں نگاہیں نور حائل تھا

ہیں تو شوکت صاحب کے دل کی کیفیات کا اندازہ کر کے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ اور ساتھ ہی مجھے یقین ہے۔ کہ شوکت صاحب کو احساس ہوگا۔ کہ میں انکے تخیل کی پرواز اور انکی فکر کی رسائی سے بالکل بے بہرہ ہوں۔ صاحبِ کلام ایک کیفیت کا اظہار ایک خاص ترکیب الفاظ سے کرنا چاہتا ہے۔ پڑھنے والے اور سننے والے اپنے اپنے ذوق اور ظرف کے مطابق اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ میں اگر شوکت صاحب کی فکر و تخیل کا مالک ہوتا۔ تو میں بھی اپنی قلبی کیفیات کو مزین الفاظ اور مرصع ترکیبوں میں ادا کر سکتا۔ اور جو اصحاب شوکت صاحب کے تخیل کے ساتھ ان بلندیوں کی طرف پرواز کرنیکی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ جنکی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ تو انکی ضیافتِ طبع کیلئے بھی شوکت صاحب کے کلام میں گوناگوں اور پُر تکلف سامان موجود ہے۔ ہر کلام کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اس سے لطف اٹھانیوالے اصحاب جس پہلو سے چاہیں اسے دیکھ لیں۔ شوکت صاحب کے کلام کو وہ ہر پہلو سے پُر کیف پائینگے۔ نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو ؎
فروغِ روح کمالِ شباب ہو نہ سکا۔
حیا نے لاکھ دبایا حجاب ہو نہ سکا
کر دیا تو نے بے نیاز وصال
اے غمِ ہجر تیری عمر دراز
نامہائے شوق وہ پڑھتے نہیں
ہیں عبث شوکت قلم فرسائیاں
آنیوالے آئے بیٹھے بات کی اور چل دیئے
دل مگر جس طرح سے خاموش تھا خاموش ہے
کب تک ہیں حریفِ شررِ طور نہ بنتا
کب تک وُہ مجھے طالبِ دیدار نہ کرتے
ایک ہی صورت سے سب کو چھیڑنا اچھا نہیں
آپ کیا جانیں کہ کس انداز کا دیوانہ ہے
مرحلے عشق کے دشوار ہیں لیکن پھر بھی
آپ آساں جنہیں کر دینگے وہ آساں ہونگے
حسن نے سمجھا نہیں ہے عشق کے اعزاز کو
ورنہ میری جستجو میں تو پریشاں چاہئے
اے برقِ نظر پھر چمک اکبار سرِ طور
اور پھر مرا اندازِ کلیمانہ بنا دے
تو ہی مے ہے تو ہی میخانہ ہے تو ہی جام ہے۔
ہم سے رندوں کو تو اے ساقی تجھی سے کام ہے
مجھ سے ہر حال میں اچھا ہے تصور میرا
کم سے کم آپ کی تصویر بنا آتی ہے
غیر ممکن ہے کہ ہو مخفی وُہ حسنِ دلفریب
اعتبارِ وعدۂ دیدار کرنا چاہئے۔۔۔۔

چین کے مذہبی اور معاشرتی حالات

(ایک احمدی مجاہد کے قلم سے)

ہانگ کانگ کی ایک مسجد کے مسافر خانہ میں مَیں ٹھہرا ہوا ہوں۔ اگرچہ مسافر خانہ چھوٹا سا ہے۔ لیکن صاف ستھرا۔ اور تمام ضروریات موجود ہیں۔ امام صاحب نے از راہ مہربانی مجھے الگ کمرہ دیدیا ہے۔

اس علاقہ میں عیسائی چرچ رومن کیتھولک پروٹسٹنٹ۔ سکاٹ لینڈ۔ آئرلینڈ۔ امریکہ اور انگلستان وغیرہ کے انفرادی اور اجتماعی طور پر عیسائیت پھیلانے میں مصروف ہیں۔ کئی مقامات پر ان کے بکڈپو موجود ہیں۔ چند سال سے بائبل اور اس کے حصص کی اشاعت انڈو چائنا کو ملا کر ۱۰ لاکھ سالانہ ہے۔ جو کہ تمام دنیا کی اشاعت کا ایک تہائی ہے۔ ۱۲۵ سال میں دس کروڑ سے زائد اشاعت ہو چکی ہے۔ اس ملک میں بائبل کی اشاعت کی ابتداء ۱۸۱۲ء سے ہوئی۔ ۱۸۲۳ء میں پہلا ترجمہ شائع ہوا۔ اور اب تک چین کی بیسیوں زبانوں میں انجیل تورات اور اس کے مختلف حصص کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ اندھوں کے لئے بھی تین زبانوں میں انجیل چھپ چکی ہے۔

بائبل قیمتاً ۷۰۰۰ کے قریب فروخت ہوئی۔ لیکن یہ تعداد آج سے آٹھ سال قبل ۲۰۰۰۰ کے قریب تھی عیسائیوں نے ہسپتال۔ سکول۔ کوڑھیوں کے وارڈ جاری کئے ہوئے ہیں۔ زراعت میں بھی امداد دیتے ہیں۔ قومی تحریکات میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ گویا ہر طرح اپنے آپ کو چینیوں کے ہمدرد ظاہر کرتے ہیں۔ مغربی تمدن کو برا بھلا بھی کہتے ہیں۔ نوجوان انکی طرف مائل ہو رہے ہیں اسی طرح عوام بھی جن میں افلاس زیادہ ہے۔ ان کی طرف متوجہ ہیں۔ سرکاری افسران عیسائیوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ جیلوں اور ہسپتالوں میں جا کر بھی عیسائیت پھیلاتے ہیں۔ پادریوں کو یہ میدان بہت ہی امید افزا معلوم ہوتا ہے۔ جس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ کسی مذہب کے لوگ ان کا مقابلہ نہیں کر رہے۔

ہانگ کانگ میں عیسائیوں کے مرکز اور سکول وغیرہ میں تعلیم یافتہ اور خوشحال چینی زیادہ تر یہیں پائے جاتے ہیں۔ اس طبقہ میں چونکہ مغربیت پھیل رہی ہے اس لئے یہ لوگ عیسائیت بھی اختیار کر رہے ہیں۔

کینٹن۔ شہر کی آبادی ساڑھے چار لاکھ سے زائد ہے۔ مسلمان بمشکل پانچ ہزار ہونگے پادری ملک کا جس طرف میلان دیکھتے ہیں۔ اس کے مطابق کسی نہ کسی طریق سے مدد کرتے رہتے ہیں۔

بدھ مذہب والے بالکل بے حس و حرکت ہیں۔ ان کا کوئی لیڈر نہیں۔ ایک طبقہ میں کچھ جوش اٹھتا ہے مگر پھر دب جاتا ہے۔ کینٹن میں جب ان کا لامہ گیا۔ تو حکومت نے خاطر و مدارات کی اور کچھ مندر تعمیر کر دئے۔

کینفیوشسز کا بھی یہی حال ہے۔ وہاں کی دیکھا دیکھی اٹھے۔ گورنمنٹ نے کچھ ان کی بھی حوصلہ افزائی کر دی ہے۔ ساتھ ہی اس کے بتوں کی پوجا سے روکا بھی جاتا ہے۔

منظم لوگ جو ایک مقصد کو لے کر متحد کام کر رہے ہیں۔ وہ پادری ہیں جنرل چیانگ کے شک نے ایک تحریک بیداری جاری کی ہے۔ جس کا نام نئی زندگی کی تحریک ہے اس تحریک کا موٹو یہ ہے۔ کہ Li I Lien Chih یعنی ادب اور احترام محبت اور صداقت کیریکٹر کی مضبوطی اور عالی ہمتی ملک میں افلاس بد اہمنی لامذہبیت مایوسی روبہ ترقی ہے۔

اس وقت نیشنلزم روایات کی پرستش توہمات۔ جدید روشنی کی تحریکات اور جنرل چیانگ سے کے شک کی نئی تحریک ملک میں اپنا اپنا اثر اور قبولیت پیدا کر رہی ہیں

بدھ مذہب سے تعلیم یافتہ طبقہ بیزار ہو چکا ہے۔ پادریوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر پھنس جاتا ہے۔ دوسری طرف گناہ کی اہمیت جتانے کا احساس پیدا ہو رہا ہے ڈاکٹر سن یاسن کو قومی ہیرو اور مقتدا سمجھا جاتا ہے اور اس کے اصول کنفیوشس اور Mongtse کے اصول کا نچوڑ بتائے جاتے ہیں۔ نوجوان محض اس لئے بھی عیسائیت قبول کر لیتے ہیں کہ ان میں جوش ہے۔ اور وہ کسی نئی چیز کی تلاش میں ہیں۔ غریب عیسائی our carpenter Lord

ایک احراری کے قاتلانہ حملہ سے خدا نے کس طرح بچایا

احباب جماعت کا شکریہ

میرے خلاف سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کا سراپا جھوٹا الزام اور بہتان باندھا گیا۔ اخبار مدینہ بجنور اور اخبار زمیندار لاہور اور اخبار احسان لاہور نے اس بہتان کو باوجود میری اور میرے احباب کی حلفیہ تردید کے عوام الناس کو میرے خلاف مشتعل کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ مجلس احرار سرحد کے پریذیڈنٹ۔ سکرٹریوں اور کارکنوں نے اضلاع پشاور اور ہزارہ میں اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور ان کی روئداد اخبار زمیندار اور احسان میں شائع کرائی۔ آخر ایک احراری عبدالعزیز نامی کو میرے قتل پر آمادہ کیا گیا۔ جس نے پشاور کے بازار قصہ خوانی میں ۹ جون پونے بارہ بجے بھرے بازار میں میری پشت پر گولی مارنے کے لئے پستول چلایا۔ مگر خدائے غیور نے مجھے مظلوم اور معصوم جان کر ظالم کو اپنے ارادہ میں ناکام رکھا۔ بالکل غیر معمولی طور پر پستول میں گولی چکر کھا کر ٹیڑھی ہو گئی۔ الحمد۔ ثم الحمد۔ ثم الحمد للہ رب العٰلمین

میرے محترم ناظر اعلےٰ نے کیا خوب فرمایا۔ کہ اعلیٰ حضرت محمد نادر شاہ اپنے شاہی محل۔ شاہی ارک اور شاہی شان و شوکت افواج اور وزراء کی موجودگی میں قاتل کی گولی سے نہ بچ سکے۔ مگر خدائے قدیر نے بازار قصہ خوانی کے ہجوم اور کثرت مخالفین میں گھیرے ہوئے ایک خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس کا ایک گز کے فاصلہ سے نشانہ کیا گیا۔ گولی کو حکم امتناعی دے دیا۔ اور وہ ٹیڑھی ہو گئی۔ میری معصومیت اور دشمن کے ظالم ہونے پر نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر یہ ایک کھلا نشان ہے۔

مَیں اپنے ان تمام دوستوں اور بھائیوں کا شکریہ صدق دل سے ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس موقع پر مجھے ہمدردی اور مبارکباد کے تار خطوط اور ریزولیوشنز بھیجے۔ اور ان احباب کا بھی جنہوں نے پشاور میں میری کسی نہ کسی رنگ میں مدد کی۔ اور جو دور دور سے مجھے ملنے آئے۔

خاکسار۔ قاضی محمد یوسف احمدی قادیان

شاہ مسکین میں مناظرہ

شاہ مسکین میں ہر سال ایک بہت بڑا میلا لگتا ہے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ کیا جاتا ہے۔ جس میں کثرت سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ غیر احمدیوں سے مناظرہ بھی ہو جاتا ہے۔ امسال ۶-۷ جولائی ۱۹۳۵ء کو غیر احمدیوں سے مناظرہ قرار پایا ہے۔

اردگرد کے احمدی احباب کو چاہیئے کہ جلسہ و مناظرہ میں کثرت سے شامل ہو کر رونق بڑھائیں۔

خاکسار

سید ولایت شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

انجمن احمدیہ بھادوگڑھ (بنگال) کا سالانہ جلسہ

۹ جون ۱۹۳۵ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ پروگرام کے مطابق زیر صدارت جناب مولوی نجابت اللہ صاحب بھادوگڑھ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جلسہ سے کئی دن پہلے شبنوپور۔ خرم پور۔ کرورا۔ احمدی بارہ گھٹوڑا۔ سرایل۔ موراپل۔ شال گانول ستائی۔ تاروا کی احمدی انجمنوں کے نام چٹھیاں ارسال کر دی گئی تھیں۔ علاوہ اس کے کئی غیر احمدی دیہات میں چٹھیاں بھیج کر خاص خاص لوگوں کو دعوت دی گئی۔ اگرچہ ۹ جون کی صبح کو شدید بارش برسی۔ تاہم بفضل خدا ہر ایک جماعت کے احباب پہنچ گئے۔ اور مسجد بھر گئی کچھ غیر احمدی بھی تشریف لائے۔ سب سے پہلے قرآن شریف کی تلاوت کی گئی۔ پھر تین لڑکوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظمیں پڑھیں۔

اس کے بعد مسلمانوں کی موجودہ حالت کے متعلق قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں پر جناب مولوی اوصاف علی صاحب وکیل نے تقریر کی۔ پھر جناب مولوی عزیز الدین صاحب مبلغ بنگال نے تمام قوموں کے موعود رسول کی آمد آپ کی صداقت کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات پر تقریر کی آپ نے ثابت کیا۔ کہ جس موعود رسول کے آنے کی خبر تھی۔ وہ عین وقت پر آگیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اپنے قول اور فعل سے آپ کی صداقت ثابت کر دی۔ آپ نے ہر طرح سے اور ہر پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ اور مخالفین کے جھوٹے الزامات اور اعتراضات کی تردید کی۔

خاکسار۔ عبدالغنی خندکار پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ بھادوگڑھ ضلع ٹپرا۔ بنگال

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور کے جلسہ میں احرار کی فتنہ انگیزی

مورخہ ۱۶ جون ۹ ½ بجے شب جبکہ مولوی صالح محمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ انجمن کے ایک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ اور پٹواری اور کانسٹیبل وغیرہ نوٹ لینے اور حفظ امن کے لئے موجود تھے۔ کہ اطفال قصبہ کا ایک گروہ اور چند شوریدہ سر نوجوان جلسہ گاہ میں گھس آئے۔ اور لیکچرار کو نہایت مکروہ اور اشتعال انگیز طریق سے مخاطب کرنا شروع کر دیا۔ اور خشت باری بھی کی۔ جس سے سامعین کے علاوہ سرکاری ملازموں کو بھی جان بچانے کی فکر پڑ گئی۔ اور جلسہ گاہ سے نکل گئے۔

انجمن احمدیہ ٹانڈہ ان حرکات کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہوئی صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور افسران بالا سے استدعا کرتی ہے۔ کہ ان امن سوز حرکات کا انسداد کیا جائے ورنہ فتنہ حد سے بڑھ کر نہایت خطرناک نتائج پیدا کر دے گا۔ خاکسار عبدالغنی سکرٹری تبلیغ

شکریہ احباب

میرے بچے سید محمد احمد کی وفات پر میرے احباب نے جس ہمدردی اور اخوت کا ثبوت دیا ہے۔ وہ مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ اس موقعہ پر احباب نے نہ صرف خطوط اور تعزیت کے پیغامات سے ہی میرے دکھ میں شرکت کی۔ بلکہ انہوں نے دعاؤں سے بھی مدد کی۔ جس کا اثر میں اور میری بیوی نے کھلا کھلا محسوس کیا۔ عزیز محمد احمد ایک ہونہار بچہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے صدمہ کو کم کرنے کے لئے ان کی وفات خواب کے ذریعہ پہلے ہی ہم پر ظاہر کر دی تھی۔ اور اس قبل از وقت اطلاع نے ہمارے دلوں کو رضا بالقضاء کے لئے تیار کر دیا تھا۔ چونکہ احباب کے خطوط کا میں الگ الگ جواب نہیں دے سکتا۔ اس لئے میں بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ احباب میری طرف سے اس جذبہ شکر گزاری کو قبول فرمائیں گے۔ سید غلام غوث مہاجر

احمدی مستورات کا اہم فرض

از محمد عبدالقادر صاحب صدیقی۔ حیدرآباد دکن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت سے جو ۱۹ مطالبات کئے ہیں۔ ان کی تعمیل کا ایک عملی پہلو یہ ہے۔ کہ احمدی مستورات نہایت چوکس و بیدار ہوں اور اپنے گھر اور خاندان کی اقتصادی حالت کے درست کرنے میں مردوں کا ہاتھ بٹائیں کفایت شعاری اور سلیقہ مندی کے جوہر دکھائیں۔ ہر چھوٹے بڑے کو سادہ زندگی پر سختی سے کاربند کرنا مستورات کا اہم فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ مومنون کے چوتھی رکوع میں فرماتا ہے۔ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً۔ اے رسولو! تم پاک و ستھری چیزیں کھاؤ۔ تاکہ تم میں ایسی طاقت پیدا ہو۔ کہ تم سے اعمال صالحہ صادر ہوں۔ اس میں رسولوں کو مخاطب کر کے امتیوں کو اس امر کی اہمیت بتائی ہے۔ کہ یہ حکم بہت ضروری ہے۔ بھوک و پیاس ایسی چیزیں ہیں۔ جو ہر جاندار کے طبعی تقاضے ہیں۔ اس اصل کے مدنظر انسان کو جب بھوک لگتی ہے۔ تو کھا لیتا ہے۔ جب پیاس لگتی ہے تو پی لیتا ہے۔ اور کھانے پینے میں اسے اس چیز کا کم خیال آتا ہے۔ کہ آخر یہ حرکت وہ کس حکم کے ماتحت کرتا ہے۔ لیکن جب ایک سالن کی پابندی کی جائے گی۔ تو حضرت امام عالی مقام کا ارشاد ذہن میں آجائے گا۔ اور اسلام کو بلند و بالا کرنے کی غرض فطرت میں منقش ہو جائے گی۔ اور اس طرح جو غذا کھائی جائے گی۔ وہ عبادت میں داخل ہو گی۔ اور اس سے اعمال صالحہ کی طاقت حاصل ہو گی۔ اور اعمال صالحہ کے نتیجہ میں اخلاق حسنہ پیدا ہوں گے۔ جو انسان کو باخدا انسان بناتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکیم کے اس حصہ پر عمل کرتے وقت اس حکمت کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ پھر ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہو گا۔ کہ اس تین سال کے عرصہ میں جتنے احمدی بچے پیدا ہوں گے۔ وہ ماں باپ کی اس ذہنیت کے وارث ہوں گے کہ ہمیں اسلام کی خاطر جینا اور مرنا ہے۔ اور آنے والی پود اور نسل ممکن ہے ہم سے زیادہ اسلام کی خدمت گزار ہو۔

حالات حاضرہ کے ماتحت ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اگر اخراجات کی ایک طرف کم کردی جائیں۔ تو دوسری طرف افزائش آمدنی کی تدابیر سوچی جائیں۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں شروع سے ہی مسلمانوں کا رنگ و ڈھنگ اس طرز کا واقع ہوا ہے۔ کہ اگر ایک آدمی کمانے والا ہو۔ تو دس اس کے ساتھ کھانے والے ہوتے ہیں۔ عورتوں و بچوں کا طبقہ قطعاً کوئی کام ایسا نہیں کرتا۔ جس سے کچھ نہ کچھ آمدنی ہو۔ چونکہ احمدی بچوں پر آئندہ چل کر خدمت دین کا بڑا بوجھ پڑنے والا ہے۔ اس لئے انہیں کمانے کے کاموں میں مصروف رکھنا یا ان سے مدد لینا جائز نہ ہو گا۔ لیکن عورتوں کے لئے ایسے کام نکل سکتے ہیں۔ کہ وہ اگر توجہ سے کریں۔ تو کچھ نہ کچھ آمدنی پیدا کر سکتی ہیں۔ بڑے شہروں میں خیاطی کا کام عورتیں بڑی عمدگی سے انجام دے سکتی ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مرد سیونگ مشین خرید دے۔ کم از کم گھر کے مردوں بچوں اور عورتوں کے کپڑے تو خود سئے جائیں۔ اسی طرح دستکاری کے کئی شعبے ایسے ہیں۔ جنہیں عورتیں آسانی کے ساتھ اختیار کر سکتی ہیں۔ گلوبند۔ مفلر۔ دستی۔ تکیوں کے غلاف معمولی سی محنت و توجہ سے بنائے جا سکتے ہیں۔ بازار ان اشیاء کا ہمیشہ طلبگار رہتا ہے۔ ان کے فروخت ہونے میں نہ کوئی دقت پیش آتی ہے۔ اور نہ دیر لگتی ہے۔ پنکھے بجگانی ٹوپیاں بنائی جا سکتی ہیں۔

غرضیکہ توجہ کی جائے تو آمدنی پیدا کرنے کے بہت سے آسان سامان مہیا ہو سکتے ہیں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس بارے میں زبردست تنظیم ہو۔ میں لجنہ اماء اللہ قادیان و ناظر صاحب متعلقہ و دیگر دلچسپی رکھنے والے کارکن اصحاب سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اس جانب متوجہ ہوں۔ اور ایک موزون لائحہ عمل تجویز فرمائیں۔

ضرورت ملازمین

۱۔ ڈیرہ دون کے ایک دفتر میں چند چپڑاسی اور چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ بارہ اور تیرہ روپے دی جائیگی فوجی ملازمت کی شرط ہے۔ خواہشمند درخواستیں پتہ کی جگہ خالی چھوڑ کر دفتر ہذا میں جلد سے جلد بھجوا دیں۔

۲۔ ایک دفتر میں ۹ ماہ کے لئے ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ امیدوار B.S.C Botany ہو۔ تنخواہ ۸۰/- یا ۹۰ ہوگی۔ خواہشمند سرنامے کی جگہ خالی چھوڑ کر درخواستیں جلد سے جلد دفتر امور عامہ میں بھیج دیں۔

ایک کمپنی کو مندرجہ ذیل اقسام کے کاریگروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت تجربہ کام کر لینے کے بعد مقرر کی جائے گی۔ خواہشمند ایک ہفتہ کے اندر اندر درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔

(۱) الیکٹروپلیٹرز
(۲) پالیشرز
(۳) میٹل ورسپنرز
(۴) ٹرنرز

علاوہ ازیں سفری ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ نیز جو بے کار نوجوان کام سیکھنا پسند کریں۔ ان کو کام بھی سکھایا جائے گا۔

ناظر امور عامہ

راولپنڈی میں احراریوں کا جلوس اور جلسہ

۱۴ جون۔ جمعہ کی نماز کے بعد مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا جس میں علاوہ شہری لوگوں کے ایک کثیر حصہ دیہاتیوں کا بھی تھا۔ لوگوں میں بیشتر حصہ ان نوجوانوں کا تھا جنہوں نے ڈاڑھی مونچھ کا سرے سے صفایا کیا ہوا تھا۔ نعتیں پڑھی جا رہی تھیں۔ مگر ساتھ ہی سگرٹ کے دھوئیں اڑائے جا رہے تھے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

مگر احراریوں کی عجیب حالت تھی۔ جلوس چار بجے جامع مسجد سے چل کر شام کو آٹھ بجے ختم ہوگیا۔

۱۵ جون۔ لاہور سے مولوی ظفر علی۔ ڈاکٹر عالم۔ ملک لال خان کانگرسی لیڈر "میلاد النبی کی تقریب پر" تقاریر کے لئے آئے۔ چند احراریوں نے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا رات کو جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ احراریوں نے چار چار فٹ لمبے پوسٹروں میں تو پبلک پر یہ ظاہر کیا تھا

کہ جلسہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر تقاریر ہوں گی۔ لیکن مسجد میں پہنچ کر سنجیدہ طبقہ کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ ان لیڈروں میں سے کسی ایک نے بھی رسول کریمؐ کی زندگی کے کسی پہلو پر روشنی نہ ڈالی۔

ڈاکٹر محمد عالم صاحب نے "اسلام اور سیاست" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ "میں کافی عرصہ کے بعد سٹیج پر آیا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ وطن کی آزادی کی سعی میں اپنی جان دے دوں۔ مسلمان اگر اب بھی متحدہ کوشش کریں تو آزاد ہو سکتے ہیں۔ "اسلام اور سیاست" دو الگ چیزیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی چیز ہے۔ عالم صاحب کی تقریر کے بعد نفیس خلیلی امرتسری نے ایک نظم "جہاد" کے موضوع پر سنائی جو پر جوش تھی۔ اس کے دوران میں ملک لال خان صاحب نے اٹھ کر کہا۔ کہ صرف ایسی نظموں کے سنانے یا پڑھنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو تب جانوں جب مسلمان عملی رنگ میں جہاد کر کے دکھائیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ اے مسلمانوں میدان میں نکلو۔ جہاد کرو۔ انگریز کو ہندوستان سے نکال کر دم لو۔ اب ہمارا ملک "دار الحرب" ہے۔ اس کو جب تک تم "دار الاسلام" نہ بنا لو۔ پیچھے مت ہٹو۔ اس کے بعد مولوی ظفر علی نے تقریر کی آپ نے کہا کہ ایک سال کا عرصہ گذرا ہے۔ اسی جامع مسجد میں ایک ناگوار واقعہ گذرا تھا (گذشتہ سال مولوی صاحب کے ساتھ مسلمانان راولپنڈی نے ناروا سلوک کیا تھا جس کے سبب مولوی صاحب کو مسجد سے بھاگنے کے سوا چارہ نہ رہا تھا) اس کو دہراتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ پھر کہا۔ "اے مسلمانوں آج اس خدا کے گھر میں پختہ اقرار کرو کہ تمہاری گردنیں سوائے خدا کے اور کسی کے آگے ہرگز نہ جھکیں گی۔ تم خدا سے ڈرو قیامت کے روز خدا نے حساب لینا ہے وہاں نہ جارج پنجم ہونگے نہ لارڈ ولنگڈن۔ بلکہ وہاں مالک یوم الدین خدا ہوگا اور یا رسول ہوگا اور بس۔ تم ناموس رسول پر کٹ مرنے کے لئے طیار رہو۔ پھر کہا اسلام سیاست کے بغیر کچھ چیز نہیں ہے (کانگرس بھی)۔ خلیفۃ اللہ فی الارض ہے مجھے کانگرس سے چند اختلافات ہیں ورنہ میں کانگرس کو اچھا سمجھتا ہوں۔ پھر کہا مسلمان نہایت تباہ حال ہیں نہ مذہب ہے نہ حکومت ہے نہ دولت ہے نہ علم ہے بلکہ اس کے برعکس آج مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ یہ ڈیڑھ ارب کے قرضدار ہو گئے ہیں۔ رسول کی روح تمہاری اس حالت کو دیکھ کر تڑپ رہی ہے۔ (نامہ نگار)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ ؍ جون۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق شمالی چین کے حالات سدھر گئے ہیں۔ صوبہ چاہار کے جھگڑے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ چین نے جاپان کے مطالبات کو منظور کر لیا ہے اور جاپان کے مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے چاہار کے گورنر کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ جاپان کے جو فوجی دستے پرانے دستوں کی جگہ لینے کے لئے آئے تھے۔ واپس چلے گئے ہیں۔

بمبئی ۱۰ ؍ جون۔ بمبئی کارپوریشن کے بی وارڈ کے انتخاب کے خلاف ایک امیدوار نے درخواست دی ہوئی تھی جس کا فیصلہ سُناتے ہوئے چیف جج عدالت خفیفہ نے سولہ ممبروں کے انتخاب کو ناجائز قرار دیدیا۔ اور طریقہ انتخاب کے خلاف شدید ریمارکس کئے ہیں۔

کراچی ۱۰ ؍ جون۔ کارپوریشن کے اجلاس میں بابو راجندر پرشاد کو ایڈریس دیئے جانے کا سوال پیش ہوا۔ تو صدر نے اُسے غیر آئینی قرار دیدیا۔

قاتلانہ حملہ کرنیوالا احراری عدالت میں

پشاور۔ ۱۶ ؍ جون۔ سنٹرل جیل پشاور میں عبدالعزیز احراری کے مقدمہ کی جناب قاضی محمد یوسف صاحب صدر انجمن جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد پر پستول سے حملہ کرنیکے جرم میں زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند اور زیر دفعہ قانونِ اسلحہ سماعت ہوئی۔ ملزم کی طرف سے دو مسلمان وکیل پیش ہوئے۔ ملزم نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ جب میں بازار قصہ خوانی سے گذر رہا تھا۔ تو قاضی محمد یوسف کے ایک ساتھی نے کہا۔ کہ اسے مارو۔ اس پر وہ مجھے مارنے لگے۔ اور میں بیہوش ہو کر گر گیا۔ جب ہوش آیا۔ تو تھانہ میں تھا۔ مجھے معلوم نہیں پستول کس کا ہے۔ عدالت نے ملزم کے خلاف فرد جرم عائد کر دی۔ اور صفائی کی شہادت کے لئے ۲۰ ؍ جون کی تاریخ مقرر کی ہے۔

آگرہ ۸ ؍ جون۔ پرسوں یہاں زبردست طوفان باد آیا۔ فتح آباد ریلوے سٹیشن سے ایک مال گاڑی کا ڈبہ اڑ کر دس میل کے فاصلہ پر جا گرا۔ ایک خاص انجن اس کی تلاش کے لئے بھیجا گیا۔

لنڈن ۷ ؍ جون۔ آج جب پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا۔ تو ہاؤس آف کامنز میں نئے وزراء کا خیر مقدم کیا گیا۔ مسٹر بالڈون نے کہا۔ کہ مسٹر انتھونی ایڈن کا تقرر دُنیا کے امن کے لئے برطانیہ کی کوششوں کو زیادہ مؤثر بنا دیگا۔

لنڈن ۸ ؍ جون۔ سرکاری طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج صبح انگلستان اور جرمنی کے درمیان بحری طاقت کے متعلق معاہدہ طے پا گیا ہے۔ قرار یہ پایا ہے کہ کسی حالت میں بھی جرمنی کی بحری طاقت برطانیہ کی بحری طاقت سے ۳۵ فیصدی کم نہ ہو گی۔

ملتان ۷ ؍ جون۔ ڈپٹی کمشنر نے مسٹر بھنڈاری مجسٹریٹ کی عدالت پر چھاپہ مارا۔ اور ریڈر کی تلاشی لیکر اس کے قبضہ سے ایک نوٹ برآمد کیا۔ جس پر ڈپٹی کمشنر موصوف کے دستخط تھے۔ دریافت کرنے پر ریڈر نے کہا۔ کہ یہ نوٹ مجھے عدالت میں گرا ہوا ملا تھا۔ لیکن درحقیقت وہ بطور رشوت لیا گیا تھا۔ ریڈر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

فجی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں کے آئین کے مطابق ہندوستانیوں کو لیجسلیٹو کونسل اور میونسپل کونسلوں میں اپنے نمائندے منتخب کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔ بلکہ وہ حکومت کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے۔ فجی کے ہندوستانیوں نے گورنر کے پاس ایک درخواست بھیجکر التجا کی ہے۔ کہ جمہوریت کے اس زمانہ میں ایسی پابندی ٹھیک نہیں۔

سیالکوٹ ۸ ؍ جون۔ دو بجے شب کلرکیوں کے ایک گودام میں آگ لگ گئی۔ جس سے سارا گودام جل کر راکھ ہو گیا۔ ملحقہ مکانات کو بھی کافی نقصان پہونچا۔ اسی شب ایک اور مقام پر بھی آگ لگ گئی۔ نقصان کا کل اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

لکھنؤ ۱۰ ؍ جون۔ اناؤ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ آدھی رات کے وقت ایک برات ایک گاؤں میں سے گذرنے لگی۔ گاؤں والے ان کو ڈاکو سمجھکر مقابلہ کے لئے ان کی طرف بڑھے۔ براتی خوفزدہ ہو کر بھاگے تو ان کا شبہ اور بھی قوی ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے لاٹھیوں اور نیزوں سے حملہ کرنے کے بعد بندوق کے فائر بھی کئے۔ ایک براتی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ اصلی حالات معلوم ہونے پر گاؤں والوں کو بہت افسوس ہوا۔

امرتسر ۱۰ ؍ جون۔ سکھ لیڈر سردار امر سنگھ جھبال اس سے قبل اکالی پارٹی سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ اب آپ نے ترنتارن گوردوارہ کمیٹی کی صدارت سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔

لنڈن ۷ ؍ جون۔ مملکت حجاز کے ولی عہد آج وکٹوریا سٹیشن پر وارد ہوئے آپ نے طلائی خلعت پہنی ہوئی تھی۔ باڈی گارڈ بھی زرق برق ایشیائی لباسوں میں ملبوس اور خنجروں تلواروں سے مسلح تھے۔ ملک معظم کی طرف سے لارڈ ڈلمور لارڈ ان ویٹنگ نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے دربار میں حاضر ہونگے۔ لنڈن کے اوپر پرواز کریں گے۔ اور مختلف گھوڑ دوڑوں اور دیگر کھیلوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

لنڈن ۸ ؍ جون۔ ویلوین گارڈن سٹی سٹیشن پر ایک ایکسپریس ٹرین پارسل ٹرین کے ساتھ ٹکرا گئی۔ اگرچہ دوسرے مقامات سے ڈاکٹر اور نرسیں فی الفور پہونچ گئے۔ لیکن تاریکی کی وجہ سے کسی کو امداد نہ بہم پہونچائی جا سکی۔ گاڑیاں چونکہ پورے زور کے ساتھ ٹکرائیں۔ اس لئے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ چودہ آدمی ہلاک اور تیس زخمی ہوئے ہیں۔

بغداد ۱۰ ؍ جون۔ عراق کے قبائل کی طرف سے بغاوت برپا کرنے کی وجہ سے نمپا اور بعض دوسرے مقامات میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۸ ؍ جون۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے رائے صاحب لالہ رام جوایا مل۔ سید محسن شاہ صاحب ایڈووکیٹ اور مسٹر کے ایل رلیا رام پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے جو کوئٹہ کے پناہ گزینوں کے لئے موزون کام اور ملازمتیں تلاش کرے گی۔ جن لوگوں کو روزگار اور ملازمت کی تلاش ہو۔ وہ لالہ رام جوایا مل صاحب کو اطلاع دیں۔ یہ امر ثابت کرنا ضروری ہو گا۔ کہ درخواست کنندہ واقعی کوئٹہ کا مصیبت زدہ ہے۔

شملہ ۸ ؍ جون۔ ۷ ؍ جون تک وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں جو رقوم جمع ہوئی ہیں ان کی تعداد ایک سو پونڈ اور سولہ لاکھ ۵۵ ہزار روپیہ ہے۔

رنگون ۸ ؍ جون۔ کسی چور نے ایک چینی عورت کی قبر کھود کر اس کے دو سونے کے دانت اکھاڑ لئے۔ پولیس معاملہ کی تفتیش کر رہی ہے۔ اور ملزم کی گرفتاری کے لئے پچاس روپیہ کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ انسان گرتے گرتے کہاں تک گر جاتا ہے۔

بصرہ (بذریعہ ڈاک) باغیوں نے بغداد اور بصرہ کے مابین لائن کاٹ کر رسل و رسائل کے ذرائع منقطع کر دیئے تھے۔ حکومت نے حالات پر قابو پا لیا ہے اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ بغاوت فرو کرنے پر دس لاکھ پونڈ خرچ کرنے پڑے ہیں۔

مدراس ۷ ؍ جون۔ علاقہ اننت پور میں سخت قحط پڑ گیا ہے۔ اور لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ لوگ سخت عذاب میں مبتلاء ہیں۔ دیہات میں چیچک کی وبا بھی پھیل گئی ہے۔ مویشیوں کیلئے چارہ اور گھاس بھی نہیں ملتا۔

گاندھی جی نے زلزلہ بہار کے متعلق کہا تھا۔ کہ چونکہ ہندو اچھوتوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لئے وہ سزا کے مستحق تھے۔ کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی